بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

© rasailojaraid.com

کسی ہمدم دیرینہ کا وصال ملاقاتِ مسیحا وخضر سے بہتر ہے تو ایسے کسی محبّ صادق کی جدائی بھی قلب وجگر کے شق ہو جانے سے کم صدمہ نہیں، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ جیسے محبّ مخلص، صدیق حمیم حبیب وخلیل کی جدائی پر قلم نے سر بشکست ہو کر عجز واماندگی کا اظہار کیا، سینکڑوں علماء و مشائخ عمائدین وقائدین پر بلاامتیاز مذہب ونسل سالوں تعزیتی احساسات کا اظہار کرتا رہا، مگر متاع دین و دنیا والد مکرم اور وسیلہء جنت والدہ محترمہ مرحومہ پر ہزار خواہشوں کے باوجود قلم سُن ہوگیا، بعض جگری دوست جن سے تعلق اور رشتے کی بعض اکابر نے ثلث الاثافی سے تشبیہ دی ان کی جدائی پر بھی جذبات واحساسات کے سارے سوتے خشک ہوگئے اور ان کے لئے آہ وشگوں کا اظہار چند کلمات تعزیت ومرثیہ سے بھی نہ کرسکا، عجز و درماندگی کی ایسی صورتحال اس وقت مولانا مرحوم کے بارے میں ہے تعلق بدوِشعور سے قائم ہوا، ایک گاؤں، ایک محلّہ، ایک گلی، ایک مدرسہ، ایک درسگاہ میں پلے پوسے، گو مولانا مجھ سے سات آٹھ برس بڑے تھے مگر محبت، تعلق، اپنائیت، موانست کی ایک دنیا وفات تک قائم رہی، ذہنی یگانگت اور سفر وحضر کی رفاقت کا سلسلہ ان کے وصال حقیقی تک نہ صرف قائم بلکہ ہر لحظہ زندہ اور تابندہ رہا۔

حضرت والد صاحب مرحوم کے دیوبند بسلسلہ تدریس جانے سے قبل ہماری قدیم مسجد میں ایک شہتوت کے درخت کے نیچے جو طلبہ ان سے مستفید ہوئے ان میں افغان جہاد کے سرخیل مولانا محمد یونس خالصؒ جیسے ذہین وزیرک طالب علم بھی تھے، جو بعد میں اپنے وقت کے امام المجاہدین بنے۔